چار جلدوں میں ہے، لیکن حیدرآباد سے دو جلدیں شائع ہوئی ہیں، (۲) امام محمد کی کتاب الآثار کی شرح تین ضخیم جلدوں میں یہ بھی حیدرآباد سے شائع ہوئی ہیں، (۳) موطا امام محمد کی شرح، (۴) علامہ ابن حزم کی کتاب المحلی پر تنقید جو غالبًا مکمل نہیں ہوئی، علمی اور تحقیقی کمالات کے ساتھ شعر و ادب کا ذوق بھی بڑا شگفتہ تھا، عربی اور اُردو دونوں میں قادرالکلام شاعر تھے ورع و تقویٰ اور اخلاق و شمائل میں سلف صالحین کا نمونہ، نہایت شگفتہ طبع، خندہ جبیں، متواضع اور منکسرالمزاج تھے، أَعْلَى اللّٰهُ مَقَامَهٗ وَبَرَّدَ مَضْجَعَهٗ۔

افسوس ہے اِنھیں دنوں ہمارے فاضل اور لائق دوست جناب محمد یوسف صاحب صدیقی بھی ہم سے جدا ہو گئے، مرحوم انگریزی اخبار ریڈینس (اب ممنوع) کے اڈیٹر تھے۔ علی گڑھ یونیورسٹی کے گریجویٹ تھے، انگریزی اور اُردو دونوں زبانوں میں تحریر و تقریر کی قدرت تھی، بڑے ہوش و گوش اور سمجھ بوجھ کے انسان تھے، صبر و استقلال اور خلوص اُن کا شعار تھا، مجلسِ مشاورت کے جنرل سکریٹری تھے، جماعت اسلامی (اب ممنوع) کے ہائی کمانڈ میں شامل ہونے کے باعث متعدد بار قید و بند کی تکالیف سے دو چار ہوئے، لیکن پائے استقامت میں کبھی جنبش پیدا نہیں ہوئی، جو وقت پڑا اسے ہنسی خوشی انگیز کر لیا، ریڈینس کے اڈیٹر کی حیثیت سے عرب ملکوں اور خصوصًا سعودیہ عرب میں اُن کا بڑا وقار اور اعتبار تھا چنانچہ وہاں کی متعدد کانفرنسوں میں مدعو کی حیثیت سے شریک ہوئے گھر کے بہت خوش حال اور صاحبِ املاک و جائداد تھے، عمر اشتی کے لگ بھگ ہوگی، اس کے باوجود گھر کا عیش و آرام چھوڑ

کر جماعتی کاز کی خاطر دلی میں غربت اور بے آرامی کی زندگی بسر کرتے رہے اپنے وطن ٹونک میں تھے کہ وہاں سے بیوی کے ڈاکٹری معائنہ کی غرض سے جے پور آئے ابھی ڈاکٹری معائنہ مکمل نہیں ہوا تھا کہ خود انھیں پیغامِ اجل آپہنچا، بڑی خوبیوں کے نہایت شریف اور با وضع انسان تھے، اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلَہٗ وَارْحَمْہُ:-

---

ابھی ۲ رمئی کو دارالعلوم دیوبند کی مجلس عاملہ کے جلسہ میں مولانا حامدالانصاری غازی ناظمِ اجلاس جشن کی رپورٹ سے یہ معلوم کرکے بڑی مسرت ہوئی کہ ملک کے ہر گوشہ میں یک صدو سیزدہ جشنِ دارالعلوم کا پرتپاک خیر مقدم ہورہا ہے اور بڑے بڑے اربابِ ثروت و دولت اُس کے لئے اپنی خدمات پیش کر رہے ہیں، ۲۴ راپریل کو جناب صدر جمہوریہ جب دارالعلوم دیوبند تشریف لائے تھے تو انھوں نے بھی دارالعلوم دیوبند کے عظیم تعلیمی اور علمی و دینی کارناموں سے غیر معمولی طور پر متاثر ہوکر اُتر پردیش کی حکومت کو (گورنر اور چیف منسٹر اس موقع پر موجود تھے) حکم دیا کہ جشن کے سلسلہ میں انتظامی اعتبار سے دارالعلوم کو جو سہولتیں درکار ہوں وہ فراہم کی جائیں، چنانچہ اُسی وقت سے حکومت اُتر پردیش اور دارالعلوم میں ربط قایم ہے اور کام آگے بڑھ رہا ہے۔

جناب مولانا قاری محمد طیب صاحب اگرچہ مارچ میں سیرت کانفرنس پاکستان میں ایک ہندوستانی مندوب کی حیثیت سے گئے تھے، لیکن یہ صرف ایک برس میں تیسری مرتبہ پاکستان کا وزا حاصل کرنے کا بہانہ تھا چنانچہ